

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آسان فارسی قواعد

www.KitaboSunnat.com

Part 01

ترتیب

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ حجاز دیوبند (یو، پی)

0999866990-09358914948

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی رومہ

معدنہ البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

حمد و صلوة کے بعد عرض ہے کہ اکابر کے علوم سے استفادہ کے لئے، عربی صرف و نحو کی کتابیں سمجھنے کے لئے، اور اردو زبان میں مہارت پیدا کرنے کے لئے: فارسی کی معرفت ضروری ہے۔ مگر دن بہ دن فارسی سے بے اعتنائی اور بے توجہی بڑھتی جا رہی ہے۔ فارسی کا نصاب بہت مختصر کر دیا گیا ہے، اور قواعد کی کتابوں میں تسہیل و تدریج نہیں۔ اصولِ فارسی (نحو و صرف) اور مفتاح القواعد میں تمام قواعد ایک ساتھ لے لئے ہیں، جن کا یاد کرنا بچوں کے لئے دشوار ہے۔ جدید تیسیر المبتدی غنیمت ہے، مگر اس میں سب ضروری باتیں نہیں۔ میں جب بھی اپنے بچوں کو فارسی شروع کراتا تو اس کا شدت سے احساس ہوتا۔ امسال جب میں نے اپنے پوتے محمد مسیح اللہ سلمہ کو فارسی شروع کرائی، تو یہ بات پھر سامنے آئی۔ چنانچہ تسہیل و تدریج کا لحاظ کر کے میں نے یہ دور سالی مرتب کئے۔ امید ہے نونہالوں کے لئے یہ مفید ثابت ہونگے۔

حصہ اول میں بچوں کو بہت زیادہ سمجھایا نہ جائے۔ پوری توجہ یاد کرنے پر مرکوز رکھی جائے۔ البتہ فارسی زبان کی کتابوں میں قواعد کا اجراء کرایا جائے۔ اس سے قواعد ذہن نشین ہونگے، واللہ الموفق!

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

۲۷/ ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ یَسِّرْ! الہی! یہ کتاب آسان فرما!

سبق یکم

حرکت: زبر، زیر، اور پیش کو کہتے ہیں۔

متحرک: وہ حرف جس پر کوئی حرکت ہو۔

سکون: جزم (حرکت نہ ہونے) کو کہتے ہیں۔

ساکن: وہ حرف جس پر جزم ہو۔

صَمَمَہ: پیش کو، فُتِحَہ: زبر کو، اور کُسْرَہ: زیر کو کہتے ہیں۔

مضموم: پیش والا حرف، جیسے: قرآن کا قاف۔

مفتوح: زبر والا حرف، جیسے کریم کا کاف۔

مکسور: زیر والا حرف، جیسے قبلہ کا قاف۔

مجزوم: ساکن حرف، جس پر کوئی حرکت نہ ہو، جیسے مقبول کا قاف۔

مشدّد: دو حرف دو مرتبہ پڑھا جائے، جیسے مشدّد کی دال۔

۱۔ حرکتیں عام طور پر لکھی نہیں جاتیں، صرف پڑھی جاتی ہیں۔ اور لفظ کے آخری حرف کی حرکت کو اعراب کہتے ہیں۔ فارسی میں اردو کی طرح اعراب نہیں ہوتا۔ ہر لفظ کا آخر ساکن ہوتا ہے۔ صرف مضاف اور موصوف کے آخر میں کسرہ آتا ہے۔

گنتی یاد کریں: یک (ایک) دو (دو) سہ (تین) چہار (چار) پنج (پانچ)
شش (چھ) ہفت (سات) ہشت (آٹھ) نہ (نو) دہ (دس)

سبق دوم

زمانہ: وقت کو کہتے ہیں۔ اور زمانے تین ہیں: ماضی، حال اور مستقبل۔^۱

ماضی: گزرا ہوا زمانہ، جیسے کل گذشتہ۔ حال: موجودہ زمانہ، جیسے ابھی۔

مستقبل: آنے والا زمانہ، جیسے کل آئندہ۔

ماقبل: پہلے والا حرف، جیسے احمد کی میم: دال کا ماقبل ہے۔

مابعد: بعد والا حرف، جیسے احمد کی دال: میم کا مابعد ہے۔

ملفوظ: وہ حرف جو پڑھا جائے۔

غیر ملفوظ: وہ حرف جو لکھا جائے، مگر پڑھا نہ جائے، جیسے خواجہ کا واو

معدولہ، اور جامہ کی ہائے مختلف۔

تنوین: دوزبر، دوزیر، اور دو پیش کو کہتے ہیں۔

قاعدہ: زیر کی تنوین الف سے لکھی جاتی ہے، جیسے اتفاقاً۔ البتہ اگر لفظ

کے آخر میں گول یا ہمزہ ہو تو الف نہیں لکھا جائے گا، جیسے حقیقۃً اور سماء۔

مصادر یاد کریں:

(۱) آمدن: آنا۔ مصدر۔ آید: آوے: مضارع (۲) کردن: کرنا: مصدر۔

^۱ مستقبل اردو اور فارسی میں باء کے زیر کے ساتھ ہے، اور عربی میں زیر کے ساتھ۔

^۲ آمدن و آمدہ: ہر دو بفتح میم است، و کسانیکہ آمدن را بروزن ساختن خوانند خطا است از

جہانگیری و برہان (غیاث اللغات ص: ۹) یعنی آمدن اور آمدہ دونوں میم کے زیر کے ساتھ

گند: کرے: مضارع (۳) گفتن: کہنا: مصدر۔ گوید: کہے: مضارع (۴) دادن: دینا: مصدر۔ دہد: دیوے: مضارع (۵) خوردن: کھانا: مصدر۔ خُورَدُ: کھاوے: مضارع (۶) خفتن: سونا: مصدر۔ خفتند: سووے: مضارع۔

سبق سوم

لفظ: وہ بات جو آدمی کے منہ سے نکلے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: معنی دار اور بے معنی۔ معنی دار لفظ کو لفظ موضوع، اور بے معنی لفظ کو لفظ مہمل کہتے ہیں۔ معنی دار لفظ کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب: مفرد: وہ اکیلا لفظ جس سے ایک معنی سمجھے جائیں، جیسے: کتاب، قلم، مرکب: چند لفظوں کا مجموعہ، جیسے: زید کا قلم، مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف:

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتلائے، اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو، جیسے: خالد، کتاب، کاپی وغیرہ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتلائے اور اس سے کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے، جیسے: کھایا، کھاتا ہے، کھائے گا۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر پورے سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: سے، پر، میں وغیرہ۔

آدمی تین طرح کے ہیں: ۱۔ غائب، حاضر، اور متکلم:

ہیں، اور جو لوگ اس کو ساختن کے وزن پر یعنی میم کے سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ غلطی ہے (مگر یہ غلطی زبان زد ہے)

۱۔ سامنے موجود ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے

غائب: جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو۔ حاضر: جس سے بات کی جائے۔ متکلم: بات کرنے والا۔

پھر آدمی دو ہیں: واحد اور جمع۔

واحد: ایک کو، اور جمع: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ واحد کو مفرد بھی کہتے ہیں۔
گنتی یاد کریں: ہیا زَدَہ (گیارہ) دَوَازدہ (بارہ) سَبزِ دَہ (تیرہ) S دَہ (چودہ)
پانچ دَہ (پندرہ) شائِچ دَہ (سولہ) ہفت دَہ اور ہفت دَہ (سترہ) ہینچ دَہ (اٹھارہ) نو دَہ
(انیس)۔ بست (بیس)

مصادر یاد کریں:

(۱) آفریدن: پیدا کرنا۔ آفریند: پیدا کرے۔ (۲) اُفتادن: گرنا، پڑنا۔ اُفتند:
گرے۔ (۳) آموختن: سیکھنا سکھانا۔ آموزد: سیکھے، سکھائے۔ (۴) آمیختن: ملنا،
ملانا۔ آمیزد: ملے، ملائے۔ (۵) اُستادن: کھڑا ہونا، ٹھہرنا۔ اُستد: کھڑا ہوئے،
ٹھہرے۔ (۶) آزمودن: آزمانا۔ آزماید: آزمائے۔

سبق چہارم

صیغہ: فعل کی وہ خاص شکل جو خاص معنی بتائے۔ صیغہ: چھ ہیں: واحد
غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم:

واحد غائب: ایک غیر موجود شخص یا چیز۔ جمع غائب: ایک سے زیادہ غیر موجود

۱۔ تعداد کے لحاظ سے۔ ۲۔ فارسی میں تشنیہ نہیں ہوتا۔ دو کے لئے بھی جمع استعمال کرتے ہیں۔
۳۔ اس طرح یاد کرائیں جس طرح پہلے لکھا گیا ہے یعنی لفظ مصدر اور مضارع بڑھا کر یاد کرائیں۔
۴۔ لفظ صیغہ: اردو اور فارسی میں یائے مجہول کے ساتھ ہے، اور عربی میں یائے معروف کے
ساتھ۔ عربی میں یائے مجہول نہیں ہوتی۔

شخص یا چیزیں۔

واحد حاضر: ایک موجود شخص جس سے بات کی جائے۔ جمع حاضر: ایک سے زیادہ موجود اشخاص جن سے بات کی جائے۔

واحد تکلم: ایک بات کرنے والا۔ جمع تکلم: ایک سے زیادہ بات کرنے والے۔
گنتی یاد کریں: بست ویک۔ بست و دو۔ بست و سه۔ بست و چهار، بست و پنج۔
بست و شش۔ بست و هفت۔ بست و هشت۔ بست و نه، بست و ده (تیس) پچھلن (چالیس)
پنجابہ (پچاس) شخصت (ساٹھ) ہفتاد (ستر) ہشتاد (اسی) نوؤ (توے) صد (سو)
مصادر یاد کریں:

(۱) باریدن: برسنا۔ بار آرد: بر سے (۲) بردن: لے جانا۔ برد: لے جائے
(۳) بریدن: کاٹنا۔ برد: کاٹے (۴) بستن: باندھنا۔ ببرد: باندھے (۵) بودن:
ہونا۔ بود، باشد: ہوئے (۶) بخشیدن: بخشنا۔ بخشید: بخشے (۷) برخاستن: اٹھنا،
اٹھانا۔ برخیزد: اٹھے، اٹھائے (۸) برآوردن: نکالنا۔ برآورد: نکالے۔

سبق پنجم

فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مستقبل، مضارع، حال، امر، اور نہی۔
ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری،
ماضی احتمالی، اور ماضی تمنائی۔

صرف صغیر یاد کریں!

آمدن: آنا: مصدر	آمد: آیا: ماضی مطلق
-----------------	---------------------

۱۔ صرف صغیر: وہ گردان ہے جو ہر فعل کا پہلا صیغہ لے کر بنائی جاتی ہے۔

آمدہ بود: آیا تھا: ماضی بعید	آمدہ است: آیا ہے: ماضی قریب
آمدہ باشد: آیا ہوگا: ماضی احتمالی	می آمد: آتا تھا: ماضی استمراری
خواہد آمد: آئے گا: فعل مستقبل	آمدے: کاش آتا: ماضی تمنائی
می آید: آتا ہے: حال	پیدا: آوے: مضارع
میا: مت: آ: نہی	پیا: آ: امر
آمدہ: آیا ہوا: اسم مفعول	آئندہ: آنے والا: اسم فاعل

مصادر یاد کریں اور ان کی صرف صغیر کریں:

(۱) پریدن: اڑنا۔ پڑد: اڑے (۲) پُرسیدن: پوچھنا۔ پُرسد: پوچھے
(۳) پاشیدن: چھڑکنا۔ پاشد: چھڑکے (۴) باختن بازیدن: کھیلنا، ہارنا۔ بازو: کھیلے،
ہارے۔ (۵) برداشتن: اٹھانا۔ بردارد: اٹھائے (۶) برآمدن: نکلنا، حاصل ہونا۔
برآید: نکلے، حاصل ہوے (۷) بوسیدن: چومنا، سڑنا، پرانا ہونا۔ بوسد: چومے،
سڑے، پرانا ہوے۔ (۸) پزیرفتن: قبول کرنا۔ پزیرد: قبول کرے

سبق ششم

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو بتائے۔ اور اس سے
فعل نکلیں۔ اس میں کوئی زمانہ نہیں ہوتا، اور مصدر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں۔
مصدر کی علامت: مصدر کے آخر میں دن یا تن ہوتا ہے۔ اور اس کے
ترجمہ میں ”نا“ آتا ہے، جیسے آمدن: آنا، جفتن: سونا۔
فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا
بتائے، جیسے گفت: کہا اس نے یعنی گزرے ہوئے زمانہ میں۔

۱۔ ماضی مطلق: وہ فعل ماضی ہے جو نزدیک یا دور کی قید کے بغیر گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمد: آیا۔

قاعدہ: مصدر کے آخر سے نون گرانے، اور آخری حرف کو ساکن کرنے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ان کی ضمیریں لگائیں۔

ضمیریں: واحد غائب میں اویا وے پوشیدہ۔ جمع غائب کے لئے (ند) واحد حاضر کے لئے (ی) جمع حاضر کے لئے (ید) واحد متکلم کے لئے (م) جمع متکلم کے لئے (یم)

گردان فعل ماضی مطلق

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
آیا وہ	آئے وہ	آیا تو	آئے تم	آیا میں	آئے ہم

مصادر یاد کریں اور ماضی مطلق کی گردان کریں:

(۱) پسندیدن: پسند کرنا۔ کسندد: پسند کرے (۲) تراشیدن: چھیلنا۔ تراشد:
چھیلے (۳) ترسیدن: ڈرنا۔ ترسد: ڈرے (۴) جستن: ڈھونڈنا۔ جوید:
ڈھونڈھے (۵) جستن جہیدن: کودنا۔ جھد: کودے (۶) جوشیدن: ابلنا۔ جوشد:
اُبلے (۷) چشیدن: چکھنا۔ چشد: چکھے (۸) توانستن: سکنا، طاقت رکھنا۔ تواند:

۱۔ مطلق کے معنی ہیں: عام اور چھوڑا ہوا، یعنی قریب و بعید کی قید کے بغیر۔ ۲۔ گردان اس طرح یاد کرائیں: آمد: آیا وہ۔ صیغہ واحد غائب: گردان فعل ماضی مطلق (آخر تک) باقی گرا دیں بھی اسی طرح یاد کرائیں۔

سکے، طاقت رکھے۔

سبق ہفتم

۲- ماضی قریب: وہ فعل ماضی ہے جو نزدیک گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمدہ است: آیا ہے۔ یعنی قریب زمانہ میں۔
قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ است) لگانے سے ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ضمیریں لگائیں۔ ماضی قریب کے ترجمہ میں (ہے) آتا ہے۔

۳- ماضی بعید: وہ فعل ماضی ہے جو دور گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمدہ بود: آیا تھا یعنی بہت پہلے۔
قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ بود) لگانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے۔ اور اس کے ترجمہ میں (تھا) آتا ہے۔

۴- ماضی استمراری: وہ فعل ماضی ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا بتائے، جیسے می آمد: آتا تھا یعنی مسلسل۔
قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں (می یا ہی) لگانے سے ماضی استمراری کے تمام صیغے بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ترجمہ میں (تا تھا) آتا ہے۔

گردان ماضی قریب:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ است	آمدہ آند	آمدہ ای	آمدہ اید	آمدہ ام	آمدہ ایم
آیا ہے وہ	آئے ہیں وہ	آیا ہے تو	آئے ہو تم	آیا ہوں میں	آئے ہیں ہم

گردان ماضی بعید:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
آیتھا وہ	آیتھا وہ	آیتھا تو	آیتھا تم	آیتھا میں	آیتھا ہم

گردان ماضی استمراری:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آمدیم
آیتھا وہ	آیتھا وہ	آیتھا تو	آیتھا تم	آیتھا میں	آیتھا ہم

مصادر یاد کریں، اور ماضی قریب، ماضی بعید، اور ماضی استمراری کی گردانیں

کریں:

(۱) خریدن: خریدنا۔ خریدے: خریدے (۲) خواندن: پڑھنا۔ خواند: پڑھے
 (۳) چکیدن: چکینا۔ چکدے: چکدے (۴) چیدن: چیننا۔ چیدے: چینے (۵) خاریدن:
 کھجانا۔ خارڈ: کھجائے (۶) خواستن: چاہنا۔ خواہد: چاہے (۷) خموشیدن: چپ
 رہنا۔ خموشد: چپ رہے (۸) خندیدن: ہنسنا۔ خندد: ہنسنے۔

سبق ہشتم

۵۔ ماضی احتمالی: وہ فعل ماضی ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک معلوم ہو، جیسے آمدہ باشد: آیا ہوگا۔ ماضی احتمالی کو ماضی شکی بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ باشد) لگانے سے ماضی احتمالی کا صیغہ

واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے باشد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔ اور اسکے ترجمہ میں (ہوگا) آتا ہے۔ اور شروع میں (شاید) بھی بڑھا سکتے ہیں۔

۶۔ ماضی تمنائی: وہ فعل ماضی ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی آرزو معلوم ہو۔ جیسے آمدے: کاش آتا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں یائے مجہول بڑھانے سے ماضی تمنائی بنتی ہے۔ اور اسکے ترجمہ میں (تا) آتا ہے۔ اور شروع میں (کاش) بھی بڑھاتے ہیں۔

نوٹ: ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے: واحد غائب، جمع غائب، اور واحد متکلم آتے ہیں۔

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جو آئندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنا یا ہونے کو بتائے، جیسے خواہد آمد: آئے گا یعنی آئندہ زمانہ میں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں (خواہد) لگانے سے فعل مستقبل کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، باقی صیغوں کے لئے خواہد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔

گردان ماضی احتمالی:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
آیا ہوگا وہ	آئے ہوں گے وہ	آیا ہوگا تو	آئے ہو گے تم	آیا ہوں گا میں	آئے ہوں گے ہم

گردان ماضی تمنائی:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدے	آمدندے	آمدے
کاش آتا وہ	کاش آتے وہ	کاش آتا میں

گردان فعل مستقبل:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہی آمد	خواہم آمد	خواہم آمد
آئے گا وہ	آئیں گے وہ	آئے گا تو	آؤ گے تم	آئیں گے ہم	آئیں گے ہم

مصادر یاد کریں، اور ماضی احتمالی، ماضی تمنائی، اور فعل مستقبل کی گردانیں کریں:

(۱) دانستن: جاننا۔ داند: جانے (۲) داشتن: رکھنا۔ دارد: رکھے

(۳) درخشیدن: چمکنا۔ درخشند: چمکے (۴) دیدن: پھاڑنا، چیرنا۔ درو: پھاڑے، چیرے۔

(۵) دُرُودیدن: پُرانا: دُرُود: پُرائے (۶) دَویدن: دوڑنا۔

دَوَد: دوڑے (۷) دیدن: دیکھنا۔ بَیند: دیکھے (۸) دریا فتن: معلوم کرنا۔ در یابد:

معلوم کرے۔

سبق نہم

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو موجودہ اور آئندہ زمانوں میں کسی کام کا کرنا

یا ہونا بتائے۔^۱ جیسے آید: آوے۔ بخود: ہوئے یعنی فی الحال یا آئندہ (دونوں

احتمال ہیں) فعل مضارع بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں۔ البتہ اس کے آخر میں دال

ساکن اور اس سے پہلے زبر ہوتا ہے۔ اور شروع میں باء بھی بڑھاتے ہیں^۲

^۱ فعل مضارع میں دونوں زمانوں کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر ایک کی تعیین کرنا چاہیں تو موجودہ

زمانہ کے لئے فعل حال، اور آئندہ زمانہ کے لئے فعل مستقبل استعمال کریں گے۔

^۲ فعل مضارع، فعل امر اور ماضی مطلق پر باز اند لگتی ہے، جیسے بگوید، بگو، بگفت۔ اور باء کے

بعد والاحرف مضموم ہوتو باء پر بھی ضمہ ہوتا ہے۔ اور مفتوح یا مکسور ہوتو باء مکسور ہوتی ہے۔ نبی کی

میم کے لئے بھی یہی قاعدہ ہے۔

فعل حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔
جیسے: می آید: آتا ہے یعنی فی الحال۔

قاعدہ: مضارع کے شروع میں (می یا ہی) لگانے سے فعل حال بن جاتا ہے۔
فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام کا حکم دیا جائے، جیسے: بیا: آ۔
قاعدہ: مضارع کے صیغہ واحد حاضر سے (ی) گرا دی جائے تو امر بن جاتا ہے۔

فعل نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام سے روکا جائے۔ جیسے: بیا:
مت آ۔

قاعدہ: امر کے شروع میں (م) لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔
نوٹ: امر و نہی کے صرف دو صیغے: واحد حاضر اور جمع حاضر آتے ہیں۔

گردان فعل مضارع:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آید	آیند	آئی	آئید	آیم	آئیم
آوے وہ	آئیں وہ	آوے تو	آؤ تم	آؤں میں	آئیں ہم

گردان فعل حال:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آید	می آیند	می آئی	می آئید	می آیم	می آئیم
آتا ہے وہ	آتے ہیں وہ	آتا ہے تو	آتے ہو تم	آتا ہوں میں	آتے ہیں ہم

گردان فعلِ نہی

واحد حاضر	جمع حاضر
میا	میائید
مت آ	مت آؤ

گردان فعلِ امر:

واحد حاضر	جمع حاضر
بیا	بیائید
آ (تو)	آؤ (تم)

مصادر یاد کریں، اور مضارع، حال، امر اور نہی کی گردانیں کریں:

(۱) راندن: ہانکنا۔ راند: ہانکے (۲) ر بودن: اچک لینا، لے بھاگنا۔
 ر باید: اچک لے، لے بھاگے (۳) رسیدن: پہنچنا۔ رسد: پہنچے (۴) رفتن:
 جانا، چلنا۔ ر ود: جاوے، چلے۔ (۵) رفتن ر ویدن: جھاڑو دینا۔ ر و بد:
 جھاڑو دیوے (۶) ر قصیدن: ناچنا، ر قصد: ناچے (۷) رنجیدن: آزرده ہونا۔
 رنجد: آزرده ہوے (۸) رمیدن: بھاگنا۔ رمد: بھاگے۔

سبق دہم

اسم فاعل: وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے، جیسے: ر قصندہ:
 ناچنے والا۔

قاعدہ: فعل امر کے آخر میں (ندہ) بڑھانے سے اسم فاعل بن جاتا ہے۔
 اسم مفعول: وہ اسم ہے جو اس شخص یا چیز کو بتائے جس پر کام واقع ہوا ہو،
 جیسے زده مارا ہوا، خوردہ: کھایا ہوا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ) بڑھانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے۔
 فعل مثبت: وہ فعل ہے جو کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، جیسے
 کرد: کیا اس نے۔ اب تک جتنے فعل آئے ہیں سب مثبت ہیں۔

فعل منفی: وہ فعل ہے جو کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، جیسے: نکرہ: نہیں کیا اس نے۔

قاعدہ: فعل مثبت پر (ن) مفتوح بڑھانے سے فعل منفی بن جاتا ہے۔
فعل معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل (کام کرنے والا) معلوم ہو، جیسے: احمد خواند: احمد نے پڑھا۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو، اور مفعول کو اس کی جگہ رکھا گیا ہو۔ جیسے: حلوا خوردہ شد: حلوا کھایا گیا۔
فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا ہو جائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو، جیسے: زید آمد: زید آیا۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ مفعول کی بھی اس کو حاجت ہو، جیسے: حلیم نان خورد: حلیم نے روٹی کھائی۔
مصادر یاد کریں، اور مختلف افعال کی گردانیں کریں:

(۱) زائیدن: جننا۔ زاید: جنے (۲) زاریدن: رونا۔ زارد: روائے (۳) زردن: مارنا۔ زرد: مارے (۴) زیستن: جینا۔ زید: جیئے (۵) ژولیدن: الجھنا، پریشان ہونا۔ بکھرنا۔ ژولد: الجھے، پریشان ہوئے، بکھرے (۶) ساختن: بنانا، موافقت کرنا۔ سازد: بنائے، موافقت کرے (۷) ستردن: موڈنا، چھپانا۔ سترد: موڈے، چھپے (۸) ستندن: لینا۔ ستاند: لیوے (۹) ستودن: ستائیدن: تعریف

۱۔ اگر فعل کے شروع میں الف متحرک ہو تو الف کو یاء سے بدل کر نون مفتوح زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: آفرخت سے نیر وخت: نہیں روشن کیا۔ ۲۔ بین القوسین کی عبارت کے ساتھ لفظ یعنی بڑھائیں۔ مثلاً: جس کا فاعل یعنی کام کرنے والا الی آخرہ۔

کرنا۔ سراہنا۔ ستايد: تعريف کرے، سراہے (۱۰) ستيزيدن: لڑنا۔ ستيزو: لڑے۔

سبق يازوہم

ضمير: وہ مختصر لفظ ہے جس سے غائب یا حاضر یا متکلم کو مراد لیا جائے، جیسے: او، من، تو۔

ضميریں تین طرح کی ہیں:

پہلی قسم کی ضميریں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُو پوشيده	ند	ی	يد	م	يم

دوسری قسم کی ضميریں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُوے	ایشاں، اوشاں	تو	شما	من	ما

تیسری قسم کی ضميریں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ش	شاں	ت	تاں	م	ماں

پہلی قسم کی ضميریں: فعل کے بعد آتی ہیں، اور فاعل بنتی ہیں۔ جیسے:

گفت	گفتند	گفتی	گفتيد	گفتم	گفتيم
اس نے کہا	انھوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا

اس طرح یاد کریں: واحد غائب میں اُو پوشيده، جمع غائب کے لئے، ندا لی آخرہ، ۲۔ اس مثال میں ضميریں فاعل ہیں۔

دوسری قسم کی ضمیریں: فعل سے پہلے آئیں تو فاعل، یا نائب فاعل، اسم

سے پہلے آئیں تو مبتدا، اور اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ ہوتی ہیں، جیسے:					
اوگفت	ایشان گفتند	تو گفتی	شما گفتید	من گفتم	ما گفتیم
اس نے کہا	انھوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا
او موجود است	ایشان موجود اند	تو موجود ای	شما موجود اید	من موجود ام	ما موجود ایم
وہ موجود ہے	وہ موجود ہیں	تو موجود ہے	تم موجود ہو	میں موجود ہوں	ہم موجود ہیں
کتاب او	کتاب ایشان	کتاب تو	کتاب شما	کتاب من	کتاب ما

اسکی کتاب انکی کتاب تیری کتاب تمہاری کتاب میری کتاب ہماری کتاب
تیسری قسم کی ضمیریں: فعل کے بعد آئیں تو مفعول، اور اسم کے بعد آئیں تو

مضاف الیہ ہوتی ہیں۔ جیسے:

دادش	دادشاں	دادت	دادتاں	دادم	دادماں
اس کو دیا	ان کو دیا	تجھ کو دیا	تم کو دیا	مجھ کو دیا	ہم کو دیا
کتابش	کتابشاں	کتابت	کتابتاں	کتابم	کتابماں
اسکی کتاب	انکی کتاب	تیری کتاب	تمہاری کتاب	میری کتاب	ہماری کتاب

سبق دوازدهم

اسم اشارہ: وہ مختصر لفظ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے،

جیسے: آل مرد: وہ آدمی۔

۱۔ اس مثال میں فعل سے پہلے والی اور بعد والی: دونوں ضمیریں فاعل ہیں ۲۔ اس مثال میں ضمیریں مبتدا ہیں۔ اور است، اند وغیرہ حروف ربط ہیں ۳۔ اس مثال میں ضمیریں مضاف الیہ ہیں ۴۔ اس مثال میں ضمیریں مفعول بہ ہیں ۵۔ اس مثال میں ضمیریں مضاف الیہ ہیں۔

مشار الیہ: وہ شخص یا چیز ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ مثال بالا میں مرد مشار الیہ ہے۔

اسم اشارہ قریب کے لئے		اسم اشارہ بعید کے لئے	
واحد	جمع	واحد	جمع
ایں	ایناں	آں	آناں
یہ	یہ لوگ	وہ (ایک)	وہ لوگ

مفرد: ایک کو، اور جمع: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ جیسے مرد: ایک مرد، مرداں: ایک سے زیادہ مرد۔

جمع بنانے کا قاعدہ: جو الفاظ انسان کے لئے ہیں: ان کے آخر میں الف نون بڑھانے سے، اور جو الفاظ انسان کے علاوہ کے لئے ہیں: ان کے آخر میں ہا بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے: مرد سے مرداں۔ زن سے زناں۔ پسر سے پسراں۔ دختر سے دختران۔ اور کتاب سے کتابہا۔

قاعدہ: اگر مفرد کے آخر میں ہائے محذوف ہو تو اس کو حذف کر دیں گے۔ جیسے: جامہ سے جامہا، خامہ سے خامہا۔ اور اگر ہائے ملفوظی ہو تو اس کو گاف سے بدل دیں گے، جیسے: بندہ سے بندگاں، خواجہ سے خواجگاں۔ اور اگر مفرد کے آخر میں الف یا واو ہو تو ایک ی زیادہ کریں گے، جیسے: دانا سے دانایاں، گل رو سے گل رویاں۔
مصادر زیاد کریں:

(۱) سُپُرْدَن: سونپنا۔ سُپُرْد: سوئے (۲) سُر و دَن سُر ائیدِن: گانا۔ سُر ائید:

لے آئنا: جاندار، غیر جاندار، اور انسان کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جامہ: کپڑا۔ خامہ: قلم۔ خواجہ: آقا۔ دانا: بخلمند۔ گل رو: پھول جیسے چہرے والا یعنی خوبصورت۔

گائے (۳) سرِ شُمتن: گوندھنا۔ سرِ شُمتد: گوندھے (۴) سرِ فیدن: کھانسنہ۔ سرِ فرد: کھانسنے (۵) سرِ یدن: لائق ہونا۔ سرِ د: لائق ہوئے (۶) سُفتن: پرونا۔ سُفتد: پروئے (۷) سنجیدن: تولنا۔ سُنجد: تولے (۸) سُوختن، سوزیدن: جلنا، جلانا۔ سُوزد: جلے، جلائے (۹) سودن، سائیدن: گھسنا، پیسنا۔ ساید: گھسے، پیسے۔ (۱۰) شتا فتن، شتابیدن: دوڑنا، جلدی کرنا، شتابد: دوڑے، جلدی کرے۔

سبق سینزدہم

مرکب: وہ کلام ہے جو دو یا زیادہ لفظوں سے مل کر بنا ہو، جیسے: کتابِ من
- زید عالم است -

مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید:
مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں آجائے۔ جیسے
مسجدِ خانہ خداست۔ مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں۔
جملہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ:
جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے:
احمد آمد۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔
جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جو دو اسموں سے مل کر بنا ہو۔ پہلے اسم کو مبتدا اور
دوسرے کو خبر کہتے ہیں، جیسے زید موجود است۔
جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنا ہو۔ جیسے: زید نشست:
زید بیٹھا۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا نہ کہہ سکیں،

جیسے: سبق بخواں: سبق پڑھ۔

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے، جیسے:

اسپ زید، کتاب خوب۔

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں: مرکب اضافی اور مرکب توصیفی:

مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جو مضاف مضاف الیہ سے مل کر بنا ہو، جیسے

اسپ زید۔

مرکب توصیفی: وہ مرکب ہے جو موصوف صفت سے مل کر بنا ہو، جیسے:

کتاب خوب۔

مصادر یاد کریں:

(۱) شُدن: ہونا۔ شُود: ہوئے (۲) شُستن: دھونا۔ شُوید: دھوئے

(۳) شُکبیدن: صبر کرنا۔ شُکبید: صبر کرے (۴) شُکستن: توڑنا، ٹوٹنا۔ شُکند: توڑے،

ٹوٹے (۵) شُگافتن: پھٹنا، پھاڑنا۔ شُگافت: پھٹے، پھاڑے (۶) شُگفتن: کھلنا۔

شُگفت: کھلے (۷) شُمر دن: گننا، جاننا۔ شُمر ۳: گنے، جانے (۸) شُمیدن: سوگھنا۔

شُمد: سوگھے (۹) شُناختن: پہچاننا۔ شُناسد: پہچانے (۱۰) شنیدن: سننا۔ شُنُود: سنے۔

سبق چہارہم

اضافت: ایک چیز کا دوسری چیز سے تعلق بتانا، جیسے قلم زید: زید کا قلم۔

مضاف: وہ چیز جس کا تعلق بتایا جائے۔ اوپر کی مثال میں قلم مضاف ہے۔

مضاف الیہ: وہ چیز جس کے ساتھ تعلق بتایا جائے۔ اوپر کی مثال میں زید

مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ: فارسی میں مضاف پہلے، اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اور

اردو میں مضاف الیہ پہلے، اور مضاف بعد میں آتا ہے۔

اضافت کی علامت: مضاف کے آخر میں کسرہ ہے۔ اور ترجمہ میں: کا، کے، کی۔ را، رے، ری، نا، نے، فی: آتے ہیں۔

مثالیں: نام خدا: اللہ کا نام۔ بندگانِ خدا: اللہ کے بندے۔ کتابِ خالد: خالد کی کتاب۔ نامِ من: میرا نام۔ اسپہائے شہنا: تمہارے گھوڑے۔ کتابِ من: میری کتاب۔ کارِ خود: اپنا کام۔ جامہائے خود: اپنے کپڑے۔ کلاہِ خود: اپنی ٹوپی۔
مصادر یاد کریں:

(۱) شوسیدن: دھونا۔ شوید: دھوئے (۲) شوریدن: شور کرنا۔ شور: شور کرے
(۳) شیفتن: فریفتہ ہونا۔ شیود: فریفتہ ہوئے (۴) طرازدین: نقش کرنا۔ طرازد: نقش کرے
(۵) طلبیدن: بلانا۔ طلبد: بلائے (۶) نخواندن: اونگھنا۔ نخواند: اونگھے
(۷) غلطیدن: لڑھکانا۔ غلطد: لڑھکے (۸) فرازدین: بلند کرنا۔ فرازد: بلند کرے
(۹) فرستادن: بھیجنا۔ فرستد: بھیجے (۱۰) فرماید: کہے۔

سبق پانژدہم

توصیف: کسی شخص یا چیز کی اچھی یا بُری حالت بیان کرنا۔ جیسے: خطِ خوب: اچھا خط۔ کتابِ زشت: بری کتاب۔

موصوف: وہ شخص یا چیز جس کی حالت بیان کی جائے۔ مثالِ بالا میں خط اور زن موصوف ہیں۔

۱۔ مضاف کے آخر میں اگر ہائے مختفی (جو لکھی جائے، مگر پڑھی نہ جائے، جیسے جامہ کی ہا) ہو تو کسرہ ہمزہ سے بدل جائے گا، جیسے جامہ: زید، اور اگر الف یا واو ہو تو کسرہ یا ے مجہول سے بدل جائے گا، جیسے: مومنے سر اور جامہائے زید۔ یہی قاعدہ موصوف کے کسرہ کا بھی ہے۔

صفت: اچھی یا بری حالت جو بیان کی جائے۔ مثالِ بالا میں خوب اور زشت صفتیں ہیں۔

قاعدہ: فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ اور اردو میں صفت کا ترجمہ پہلے اور موصوف کا بعد میں کیا جاتا ہے۔

توصیف کی علامت: موصوف کے آخر میں کسرہ ہے، اور اردو میں کوئی علامت نہیں۔

مثالیں: خامہ نو۔ کارِ زشت۔ زنِ نیک۔ کلاہِ کہنہ۔ دلِ تنگ۔ آبِ ٹھک۔ نانِ گرم۔ رنگِ شوخ۔ چاقوئے تیز۔ مردِ عاقل۔
مصادر یاد کریں:

(۱) فروختن، فروشیدن: بیچنا۔ فروشد: بیچے (۲) فرودن: گھسنا، پرانا ہونا۔
فرساید: گھسے، پرانا ہوے (۳) فرودن: زیادہ کرنا، زیادہ ہونا فراید: زیادہ کرے، زیادہ ہوئے (۴) فہمیدن: سمجھنا۔ فہمد: سمجھے (۵) کاشتن: بونا۔ کارد: بوئے (۶) گشادن: کھولنا۔ گشاید: کھولے (۷) کشیدن: کھینچنا۔ کشد: کھینچے (۸) گشتن: مارڈالنا۔ گشد: مارڈالے (۹) کشتن: بونا۔ کشد: بوئے (۱۰) کندن، کندیدن: کھودنا۔ کندد: کھودے۔

سبق شانزدهم

مبتدا: جملہ اسمیہ کا وہ جز جس کے بارے میں کوئی خبر دی جائے، جیسے زید موجود است: میں زید مبتدا ہے۔

خبر: جملہ اسمیہ کا وہ جز جس کے ذریعہ خبر دی جائے۔ مثالِ بالا میں موجود

خبر ہے۔

حرف ربط: جملہ اسمیہ کا وہ جز جو مبتدا خبر کو جوڑے۔ مثالِ بالا میں است

حرف ربط ہے۔

حروف ربط: یہ ہیں: است (ہست) اند، ای، اید، ام، ایم۔

مثالیں: احمد لاغراست۔ سیب پختہ ہست۔ ایشاں عاقل اند۔ تو عاقلیٰ شتا

عالم اید۔ من خوش خط ام۔ ما حافظ ایم۔

مصادر زیاد کریں:

(۱) کوشیدن: کوشش کرنا۔ کُوشد: کوشش کرے (۲) کوفتن، کو بیدن: کوٹنا۔

گُوبد: کوٹے (۳) گداختن: پگھلنا۔ گدازد: پگھلے (۴) گذشتن: گذرنا۔ ا:

گذرے (۵) گرفتن: پکڑنا۔ گِیرد: پکڑے (۶) گر یستن: رونا۔ رگزید:

روئے (۷) گریختن، گریزیدن: بھاگنا۔ گریزد: بھاگے (۸) گشتن گردیدن:

پھرنا۔ گردد: پھرے (۹) گزیدن: قبول کرنا۔ گزیند: قبول کرے

(۱۰) گزیدن: کاٹنا۔ گزد: کاٹے۔

سبق ہفداہم

الف: کی دو قسمیں ہیں: ممدودہ اور مقصورہ:

الف ممدودہ: وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے آپ، آج۔

الف مقصورہ: وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے، جیسے اب، اگر۔

واو: کی چار قسمیں ہیں: واو معروف، واو مجہول، واو معدولہ اور واو لین۔

واو معروف: وہ واو ہے جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے

عاقلیٰ میں ای کا الف حذف کر دیا گیا ہے اصل: عاقل ای ہے۔

پڑھا جائے، جیسے حور، دُور۔

واو مجہول: وہ واو ہے جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے، جیسے شوق، ہوش۔

واو معدولہ: وہ واو ہے جو لکھا جائے، مگر پڑھا نہ جائے، جیسے خود، خواجہ، خویش۔
واو لین: وہ واو ہے جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھا جائے۔
جیسے شوق، قوم۔

مصادر یاد کریں:

(۱) گذشتن: چھوڑنا۔ گذارد: چھوڑے (۲) گساردن: غم کھانا۔ گسارد: غم کھائے (۳) گستر دن: بچھانا۔ گستر د: بچھائے (۴) لافیدن: بکنا۔ لافد: بکے (۵) لرزیدن: کانپنا۔ لرزد: کانپے (۶) لغزیدن: پھسلنا۔ لغزد: پھسلے (۷) لیسیدن: چاٹنا۔ لیسد: چاٹے (۸) مالیدن: ملنا۔ مالد: ملے (۹) مردن: مرنا۔ میرد: مرے (۱۰) نالیدن: رونا۔ نالد: روائے

سبق ہیرو دہم

یاء کی تین قسمیں ہیں: یائے معروف، یائے مجہول، یائے لین:

یائے معروف: وہ یاء ہے جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے، جیسے امیر، فقیر۔

یائے مجہول: وہ یاء ہے جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے، جیسے دلیر، دیر۔

یائے لین: وہ یاء ہے جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھی

جائے، جیسے سیر، خیر۔

مصادر یاد کریں:

- (۱) ماندن: رہنا، مشابہ ہونا۔ ماند: رہے، مشابہ ہوئے (۲) نازیدن: ناز کرنا۔ نازد: ناز کرے (۳) نشانندن: بٹھلانا۔ نشانند: بٹھلائے (۴) نوشتن، نوشتن: لکھنا۔ نویسند: لکھے (۵) نشستن: بیٹھنا۔ نشیند: بیٹھے (۶) نگاریدن: نقش کرنا۔ نگارد: نقش کرے (۷) نگر یستن: دیکھنا۔ نگر د: دیکھے (۸) نمودن: دکھلانا۔ نماید: دکھلائے (۹) نواختن، نوازیدن: نوازنا۔ نوازد: نوازے (۱۰) نوشیدن: پینا۔ نوشد: پیئے۔

سبق نوزدہم

۵: کی دو قسمیں ہیں: ہائے ملفوظی اور ہائے مخفی:

ہائے ملفوظی: وہ ہے جس کی آواز ظاہر ہو، جیسے شاہ، راہ۔

ہائے مخفی: وہ ہے جس کی آواز ظاہر نہ ہو، جیسے جامہ، زچہ۔

حروف استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ سوال کیا جائے۔ وہ یہ

ہیں: چہ (کیا) چہست (کیا ہے؟) گد ام (کون) کہ (کون) کیست (کون

ہے؟) گجا (کہاں) گئے (کب) چوں، چگونہ (کیسا) چرا (کیوں)

حروف ایجاب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ اقرار کیا جائے۔ وہ یہ ہیں:

آرے، بلے۔

۱۔ بلے: باء کے زبر اور لام کے زیر کے ساتھ۔ یہ فارسی تلفظ ہے، عربی میں ثبلی: لام کے زبر کے

ساتھ ہے ۱۲

حروفِ نفی: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ انکار کیا جائے: وہ یہ ہیں: نا، نے، نہ۔

حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو بلایا جائے۔ وہ یہ ہیں: اے، یا (شروع میں) اور الفِ آخر میں، جیسے کریم: اے کریم۔
مصادرِ یاد کریں:

(۱) نہاد: رکھنا۔ مہد: رکھے (۲) مہفتن: چھپانا۔ مہفتد: چھپائے
(۳) نُوردن، نوریدن: لپیٹنا۔ نُوردو: لپیٹے (۴) وابستن: باندھنا۔ وابندو:
باندھے (۵) وَرغلانیدن: بہکانا۔ وَرغلاند: بہکائے (۶) ورزیدن: قبول کرنا۔
وَزَد: قبول کرے (۷) وَزیدن: ہوا کا چلنا۔ وَزَد: ہوا چلے (۸) ہراسیدن:
ڈرنا۔ ہراسد: ڈرے (۹) یارستن: طاقت رکھنا۔ یارَد: طاقت رکھے
(۱۰) یافتن: پانا۔ یابد: پاوے۔

سبقِ ہستم

حروفِ تہجی: وہ حروف ہیں جو الفاظ بنانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔
یہ کل بیس حروف ہیں، جن میں سے آٹھ: ث، ح، ص، ض، ط، ظ، غ، ق، عربی
کے مخصوص حروف ہیں، اور چار: پ، چ، ژ، گ، فارسی کے، باقی بیس دونوں
میں مشترک ہیں۔

حروفِ ابجد: وہ حروف ہیں جن کے عدد متعین ہیں۔ وہ یہ ہیں:
اَبَجَد، هُوَز، حُطٰی، کَلِمَن، سَعْفَص، فُرَشْت، ثَخَذْ ضَطْغ۔ ان
کے اعداد یہ ہیں: الف: ۱، ب: ۲، ج: ۳، د: ۴، ه: ۵، و: ۶، ز: ۷، ح: ۸، ط: ۹،

ی: ۱۰، ک: ۲۰، ل: ۳۰، م: ۴۰، ن: ۵۰، س: ۶۰، ع: ۷۰، ف: ۸۰، ص: ۹۰،
 ق: ۱۰۰، ر: ۲۰۰، ش: ۳۰۰، ت: ۴۰۰، ث: ۵۰۰، خ: ۶۰۰، ذ: ۷۰۰، ض: ۸۰۰،
 ظ: ۹۰۰، غ: ۱۰۰۰۔

نوٹ: فارسی کے مخصوص حروف اپنے ہم جنس حرف کے ہم عدد ہوتے
 ہیں یعنی پ کے ۲، چ کے ۳، ژ کے ۷ اور گ کے ۲۰ عدد ہیں۔

کلماتِ تحسین: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کسی کو داد دی جائے اور ہمت
 بڑھائی جائے۔ وہ یہ ہیں: زہ، زہے، مرحبا، حبذا، واہ، وا، شتاباش، پہ پہ کتاب
 خوب یاد کر دی!؎

کلماتِ تعجب: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ تعجب ظاہر کیا جائے۔ وہ یہ
 ہیں: اللہ اکبر، عجب، چہ سبحان اللہ، ماشاء اللہ! کتاب خوب است!

سبق بست وکیم

الف: چند معنی کے لئے آتا ہے:

- ۱- الف کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے سکندر کو اسکندر کہتے ہیں۔
- ۲- الف کبھی دعا کے لئے آتا ہے۔ جیسے جہاں آفریں برتو رحمت کناد (دنیا
 پیدا کرنے والا تجھ پر مہربانی کرے) کناد میں الف دعا کے لئے بڑھایا ہے۔
- ۳- الف کبھی ندا (پکارنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے کریم! بخشائے برحالِ ما
 (اے کریم! ہماری حالت پر مہربانی فرما)

۴- الف کبھی اسمِ فاعل بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے دانا (جاننے والا)

؎ یہ سب کی مثال ہے۔ جیسے: زہ کتاب خوب یاد کر دی۔

بینا (دیکھنے والا) جو یا (ڈھونڈھنے والا) وغیرہ۔

۵- الف کبھی اسم مفعول بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے پذیرا (قبول کیا ہوا)

۶- الف کبھی قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے حقاً۔ اللہ کی قسم۔

ب: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے بگفت، بگوید، بگو۔

۲- کبھی بمعنی در (میں) آتی ہے۔ جیسے اتم پپائے تو (آپ کے پاؤں

میں گرامیں)

۳- کبھی بمعنی بر (پر) آتی ہے۔ جیسے جانم بلب رسید (میری جان ہونٹ پر پہنچی)

۴- کبھی بمعنی برائے (لئے) آتی ہے۔ جیسے بطواف کعبہ رتم (کعبہ کے

طواف کے لئے گیا میں)

۵- کبھی قسم کے لئے آتی ہے۔ جیسے بخدا (اللہ کی قسم)

ت: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے رویت (تیرا چہرہ)

۲- کبھی مفعول ہوتی ہے۔ جیسے گرت پیر گوید (اگر تجھ سے پیر کہے)

۳- کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے بالشت، فراموشت وغیرہ۔

سبق بست و دوم

چہلہ: چند معانی کے لئے آتا ہے:

۱- استفہام (کوئی بات دریافت کرنے) کے لئے۔ جیسے چرمی کنی؟

۱۲ اس میں اصل حرف صرف چ ہے، ہا سکتہ کی ہے، جو اعراب ظاہر کرنے کے لئے لگائی گئی ہے ۱۲

۲- تصغیر (چھوٹا ہونا ظاہر کرنے) کے لئے۔ جیسے کتابچہ، باغچہ، طاقتہ وغیرہ۔
 ۳- حسرت (افسوس ظاہر کرنے) کے لئے۔ جیسے اے فلک بامن چہ کردی!
 (اے آسمان میرے ساتھ کیا کیا تو نے)

۴- مساوات (برابری ظاہر کرنے) کے لئے۔ جیسے چہ بر تخت مردن چہ
 بر روئے خاک^۱ (تخت شاہی پر مرنا اور مٹی پر مرنا یکساں ہے)

۵- چیز کا مخفف۔ جیسے ہرچہ، آنچہ وغیرہ^۲۔

ش: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے نامش، کتابش۔
 ۲- کبھی مفعول ہوتی ہے۔ جیسے چو بیگا نگانش براند ز پیش (اجنبیوں کی
 طرح اس کو سامنے سے ہانک دیا)

۳- کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے کلاہ سعادت یکے برسرش (ایک کے سر پر
 نیک بختی کی ٹوپی)

ک: چند معانی کے لئے آتا ہے:

۱- تصغیر کے لئے اسم کے آخر میں۔ جیسے کوچک (چھوٹی گلی) طفلک
 (چھوٹا بچہ)

۲- بیان یعنی وضاحت کے لئے۔ جیسے شنیدم کہ کامیاب شدی؟

۳- استفہام کے لئے۔ جیسے کہ گفت ترا؟

۴- کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے جز کہ حیرانی نباشد کار تو (تیرا کام حیرانی کے
 علاوہ نہیں)

۱ اس صورت میں چہ مکرر آئے گا۔ ۲ ہرچہ: ہر چیز، آنچہ: آل چیز۔ ۳ کہ بیانیہ کا ترجمہ بھی کہ
 ہوتا ہے

سبق بست و سوم

م: چند معانی کے لئے آتی ہے:

- ۱- کبھی فاعل ہوتی ہے۔ جیسے گفتم (میں نے کہا)
- ۲- کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے کتابم (میری کتاب)
- ۳- کبھی فعل نہیں بنانے کے لئے آتی ہے۔ جیسے مکن، مگو۔

ن: چند معانی کے لئے آتا ہے:

- ۱- کبھی نفی کے لئے آتا ہے۔ جیسے تکلف۔
- ۲- کبھی مصدر بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے آمدن، خفتن۔

یائے معروف: چند معانی کے لئے آتی ہے:

- ۱- نسبت کے لئے۔ جیسے مکی، مدنی، دیوبندی۔
- ۲- حاصل مصدر بنانے کے لئے۔ جیسے پاکی، دانائی، بینائی۔

یائے مجہول: چند معانی کے لئے آتا ہے:

- ۱- بمعنی ایک۔ جیسے کتابے، بلبلیہ وغیرہ۔
- ۲- بمعنی کوئی۔ جیسے بادشاہے، کتابے۔
- ۳- ماضی تمنائی بنانے کے لئے۔ جیسے آمدے، خوردے۔

سبق بست و چہارم

از: چند معنی کے لئے آتا ہے:

- ۱- بمعنی سے۔ جیسے از دیوبند۔
- ۲- بمعنی بعض۔ جیسے گلے از بوستاں (باغ کا ایک پھول)
- ۳- اضافت کے لئے۔ جیسے ہشتے از سیم (چاندی کی اینٹ)

با: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- بمعنی ساتھ۔ جیسے با اوفریستاد (اس کے ساتھ بھیجا)

۲- بمعنی با وجود۔ جیسے با آنکہ (با وجود اس کے کہ)

تا: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- بمعنی تک۔ جیسے تا دہلی۔

۲- بمعنی تاکہ۔ جیسے بیا تا من روم: آتا کہ میں جاؤں۔

را: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- مفعول کی علامت۔ جیسے دوستان را کجا کنی محروم (دوستوں کو کہاں

کرے گا تو محروم)

۲- بمعنی واسطے۔ جیسے خدا را (خدا کے واسطے)

۳- بمعنی سے۔ جیسے قضا را مرد (حکم خدا سے مرا)

سبق بست و پنجم

در: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- بمعنی میں۔ جیسے در خانہ باشد۔

۲- زائد۔ جیسے در آویختن: لٹکانا۔

۳- برائے کثرت۔ جیسے چمن در چمن یعنی باغ ہی باغ۔

باز: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- بمعنی واپس۔ جیسے باز آ: واپس آ۔

۲- بمعنی پھر۔ جیسے باز آیم: پھر آؤں گا۔

۳- زائد۔ جیسے حکایت بگوش ملک باز رفت (حکایت بادشاہ کے کان میں گئی)